نظرات

دورِ حاضر میں سائنس اور ٹکنالوجی کی ترقی نے ترقی یافتہ اور ترقی پذیر ممالک میں علمی اور فکری بنیادوں پر انقلاب کے بڑے سنہرے مواقع اور سہولیات فراہم کر دیئے ہیں، پوری دنیا میں طبقاتی نوعیت کی سرد جنگ جاری ہے۔

ذرائع ابلاغ، میڈیا، ریڈیو، ٹیلی ویژن، وی سی آر، رسل و رسائل، اخبارات و جرائد اور خبر رساں ملکی اور بین الاقوامی ایجنسیاں ایک منٹ کے اندر خوب کو ناخوب، حق کو باطل، صحیح کو غلط اور مدح کو ذم ثابت کر دینے میں اس میدان میں پیش پیش اور سب سے آگے بڑی طاقتیں (SUPER POWERS) ہیں اور مقصد اپنے سامراجی اور فکری غلبہ کے عزائم کی تکمیل ہے جس کے سبب آج ہر طرف عالمی بحران، انتشار، افتراق، بے چینی، الحاد، دہریت، اخلاقی گراوٹ اور سماجی عدم مساوات نظر آتے ہیں۔ مادی و ذاتی منفعت، خود غرضی، استحصال اور لوٹ کھسوٹ کا عمل زندگی کے مختلف شعبوں پر حاوی ہو رہا ہے۔ انسانی زندگی کے تمام گوشے ان اثرات سے متاثر نظر آتے ہیں خواہ ادب ہو یا صحافت، تمدن ہو یا ثقافت، تعلیم ہو یا معیشت، اقتصادیات ہو یا سیاست غیر صحت مند رجحانات روز بروز فروغ پا رہے ہیں۔

مخرب اخلاق، فحش اور غیر مہذب لٹریچر، سطحی اور غیر معیاری کتابوں اور رسائل و جرائد کے ذریعے باطل اور غلط افکار و نظریات کی تشہیر و تبلیغ مسلسل ہو رہی ہے

منفعت کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ یہ صورتِ حال امتِ مسلمہ کے ہر چھوٹے بڑے [illegible] کے لئے انتہائی تشویشناک ہے۔

وقت اور زمانہ کے تقاضوں، مطالبوں، نزاکتوں اور چیلنجوں کا سامنا اور مقابلہ کرنے کے لئے جہاں اپنی صفوں کو مستحکم کرنے کے ساتھ ساتھ ایمان و یقین، اخلاص و للّٰہیت، جہد و عمل، خود اعتمادی اور خود احتسابی، حسنِ عمل اور پاکیزہ کردار کی ضرورت ہے۔ اسی کے ساتھ دلِ دردمند، زبانِ ہوشمند اور عقلِ خردمند کے ساتھ ساتھ ذہنی، فکری، علمی اور عملی توانائیاں اور صلاحیت، دور اندیشی، وقت شناسی، وسیع النظری، کشادہ دلی اور اسلامی تعلیمات کو ہی تمام عصری مسائل، فطری اور مناسب حل سمجھنے اور اسی خیر خواہی اور ہمدردی کی ضرورت ہے جس کی طرف محسنِ انسانیت، رہبرِ کامل، پیغمبرِ اسلام حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اس بلیغ ارشاد میں توجہ دلائی ہے کہ

"الدین النصیحۃ، للّٰہ ولرسولہ وللمومنین"

(ت. دین اللہ، اللہ کے رسولؐ اور مسلمانوں کی خیرخواہی کا نام ہے)

ہم یہی سمجھتے ہیں کہ اس وقت سب سے زیادہ توجہ طلب اور اہم کام جو انفرادی سطح اور اجتماعی حیثیت سے کرنے کا ہے وہ یہی ہے کہ فکری ارتداد، ذہنی انتشار اور اخلاقی نفسیات کی الجھنوں اور انسانی سماج کے مسائل و مشکلات کا حل اور علاج "قرآن و حدیث" کی روشنی میں تلاش کیا جائے۔ اور انسانیت کے ان زخموں کا مداوا تلاش کیا جائے جو تہذیبِ جدید کی دین ہیں۔

۔ یہ حقیقت اور بجا ہے کہ یہ دور مادیت اور انتہائی خود غرضی کا ہے۔

انسانی، روحانی اور اخلاقی اقدار پامال کئے جا رہے ہیں۔ مختلف تحریکیں اور نظریات پر دنیا طلبی اس طرح طوفان بن کر انسانی فکر و شعور پر چھائی جا رہی ہے کہ ماضی میں اس طرح کی کوئی نظیر اور مثال نہیں مل سکتی۔

یہ صورت حال اس بات کی متقاضی ہے کہ اصلاحی ذہن و مزاج رکھنے والے میدانِ عمل میں آئیں۔ ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے رہنا مسئلے کا حل نہیں۔ آج کرنے کا سب سے بڑا کام عوام و خواص کی زندگی میں جو بے ربطی، افراتفری، غیر ذمہ داری اور افراط و تفریط پائی جاتی ہے۔ ان اجتماعی امراض اور سماجی لعنتوں سے انہیں چھٹکارا دلایا جائے۔ اس ٹھوس اور بنیادی کام کے لئے ہمارے خیال میں علاقائی، ریاستی، ملکی اور بین الاقوامی سطح پر عوامی تحریک چلانے، ان کی خفتہ حس کو بیدار کرنے اور ذہن سازی کی سخت ضرورت ہے۔ اسی کے ساتھ لوگوں کے احساس، شعور، فکر، ذہن، عقل اور فہم کی چنگاریوں کو ہوا دینی ہوگی۔ آیئے اس تعمیری کام کے لئے اپنے آپ کو وقف کریں، اور ان فرائض کا احساس کریں جو "خَلِیفَةُ اللّٰہِ فِی الْاَرْضِ" ہونے کی حیثیت سے ہماری ہوتی ہیں۔

یہ دینِ اسلام کی خصوصیات اور عطیات میں سے ہے کہ اس نے انسان کو صرف خیر اور نیکی سے متعارف کرایا ہے بلکہ "اسوہ" یعنی نیکی کے نمونے اور سیرت کی عملی تصویریں بھی دکھائی ہیں۔ اسلام کا یہ کہنا ہے کہ انسان کی زندگی کا اصل معلومات اور نالج (KNOWLEDGE) ہی نہیں ہے بلکہ عملی سیرت اور صالح کردار ہے اگر علم عمل میں نہیں ڈھلا تو کچھ بھی نہیں۔ عمل کے بغیر علم ایسا ہی ہے جیسے کاغذی نوٹ جس سے کوئی چیز خریدی نہ جا سکے۔

آج کی جدید دنیا اس حقیقت سے بیگانہ ہے اسے اسلامی معاشرہ کی ضرورت ہے کہ اس میں مذہبیت کے ساتھ نیکی اور تقویٰ کے عملی نمونے موجود ہوں۔ آدمی شر کی ترقی کو دیکھ کر جب مایوس ہو جاتا ہے تو نیکی کے پیکر ہمارے حوصلے بڑھاتے اور اسے پیغام امید دیتے ہیں کہ فتح انجام کار نیکی کی ہی ہوگی۔

مسلم معاشرہ میں تقویٰ اور اس کی مصلحتوں کو مدنظر رکھے بغیر تنظیمیں اور مختلف دھڑوں کا قیام، اقوام کے مابین جاہ طلبی، اقتدار پسندی، نیز باہمی رقابت اور [illegible] دشمنان اسلام کو خوش اور مسلمانوں میں نفاق کا باعث [illegible] کے مقابلے میں ایک عام آدمی سے لے کر عالم دین، طالب علم اور دانشور تک ہر مسلمان فرد کو ایک [illegible] خود اتحاد اور وحدت کی مثال ہے۔

آج ملکی اور بین الاقوامی سطح پر مسلمانوں کے تمام چھوٹے اور بڑے مسائل کا حل اتحاد اور یک جہتی میں مضمر ہے۔ کاش یہ راز اگر ہمارے قائدین کی سمجھ میں آجائے تو ہم اپنے کھوئے ہوئے وقار اور عظمت کو دوبارہ بحال کر سکتے ہیں۔ اتحاد اور یک جہتی میں کتنی طاقت پوشیدہ ہے۔ ذیل کے تاریخی واقعہ سے اندازہ لگایئے!

”اسپین کی فتح سے قبل خلیفۂ اسلام کے مخبروں نے یہ خبر آکر سنائی کہ آجکل وہاں کے لوگ (جن کی اکثریت عیسائی مذہب کی پیروکار تھی) آپس میں فروعی اور ذیلی مسائل پر دست و گریباں ہیں۔ عیسائیوں کا ایک گروہ کہتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا پیشاب پاک تھا جبکہ دوسرا گروہ کہتا ہے کہ نجس تھا اور محض اسی بنیاد پر زبردست خانہ جنگی ہو رہی ہے۔ یہ سن کر خلیفۂ اسلام نے اطمینان کی سانس لی اور کہا کہ اس قوم

کو مغلوب کرلینا آسان ہوگا۔ یہ قوم غیر ضروری باتوں میں الجھ کر تفرقات کا شکار ہوگئی ہے۔ تاریخ بتاتی ہے کہ اس کے بعد اسپین کسی مزاحمت کے بغیر فتح ہوگیا اور متحد مسلمانوں نے منتشر عیسائیوں پر غلبہ حاصل کرلیا۔"

اعلان

حضرت مولانا مفتی عتیق الرحمٰن عثمانی رحمۃ اللہ علیہ کی یاد میں ندوۃ المصنفین دہلی کے زیر اہتمام ایک سمینار بعنوان "مفتی عتیق الرحمٰن صاحب عثمانی حیات و کارنامے" مورخہ ۱۱ جون ۸۹ء بروز ہفتہ صبح دس بجے غالب اکیڈمی بستی حضرت نظام الدین نئی دہلی میں کیا جارہا ہے۔ جس میں مذہبی و تعلیمی سربراہان مفتی عتیق الرحمٰن صاحبؒ کی دینی، سیاسی، مذہبی و سماجی خدمات پر اپنے مقالے پڑھیں گے۔

حضرت مولانا سید ابو الحسن علی ندوی سمینار کی صدارت فرمائیں گے اور مرکزی کابینہ کے کئی وزراء خصوصی طور پر شرکت کریں گے۔

سمینار کے ڈائریکٹر عمید الرحمٰن عثمانی نے خصوصی طور پر مفتی عتیق الرحمٰن صاحب عثمانی رحمۃ اللہ علیہ کے عقیدت مندوں و ملت اسلامیہ کے فرزندان سے سمینار کو کامیاب بنانے کی اپیل کی ہے۔

فون نمبر ۲۶۲۸۱۵ پر نیز ذاتی طور پر رابطہ قائم کرکے مزید معلومات حاصل کی جاسکتی ہیں۔

منیجر

ندوۃ المصنفین